بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ

اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین لے کر اترا آپ کے دل پر

تعظیم کتاب اللہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

سلسلۂ اشاعت نمبر

۲۲

ادارۂ مسعودیہ
۵/۳۰۔ ای۔ ناظم آباد۔ کراچی (سندھ)
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

کتاب مبین

- ☆ جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔
- ☆ جس میں حکمت ہی حکمت ہے۔
- ☆ جس میں دانائی ہی دانائی ہے۔
- ☆ جس میں روشنی ہی روشنی ہے۔
- ☆ جس میں نور ہی نور ہے۔
- ☆ جس میں ہدایت ہی ہدایت ہے۔
- ☆ جس میں شفا ہی شفا ہے۔
- ☆ جس میں علم ہی علم ہے۔
- ☆ جس میں عظمت ہی عظمت ہے۔
- ☆ جس میں آسانی ہی آسانی ہے۔
- ☆ جس میں رحمت ہی رحمت ہے۔
- ☆ جس میں یقین ہی یقین ہے۔
- ☆ جس میں نصیحت ہی نصیحت ہے۔
- ☆ جس میں اُمید ہی اُمید ہے۔
- ☆ جس میں حق ہی حق ہے۔
- ☆ جس میں ماضی کی خبریں ہیں۔
- ☆ جس میں حال سے آگاہی ہے۔
- ☆ جس میں مستقبل کی خبریں ہیں۔
- ☆ جس کو سن کر آنسو بہہ نکلتے ہیں۔
- ☆ جس کو سن کر دل تڑپ اُٹھتے ہیں۔
- ☆ جس کا ذکر پچھلی کتابوں میں ہے۔
- ☆ جس کو جبریل امین نے اُتارا۔

☆ جس کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا۔

☆ جو اتنی بھاری کہ پہاڑ تھرا جائیں۔

☆ جو اتنی ہلکی کہ دل میں سما جائے۔

☆ جو علوم وفنون کا ذخیرہ ہے۔

☆ جو زندگی کا سرمایہ ہے۔

☆ جو تاریکیوں سے روشنیوں میں لاتی ہے۔

☆ جو اُترنے سے پہلے جانی پہچانی تھی۔

☆ جو انسانوں پر اللہ کی عظیم رحمت ہے۔

☆ جو صدیوں سے محفوظ ہے۔

☆ جو رازوں کا خزانہ ہے۔

☆ جو معمّوں کا حل ہے۔

☆ جو اللہ کا کلام ہے۔

☆ جو اللہ کی کتاب ہے۔

کتاب حکیم

﴾ محمد کبیر شاہ وجیہہ الدین احمد خان رام پوری مجددی ﴿

نظام مملکت، تدبیر منزل اس میں پنہاں ہے
اس میں راز ہے مضمر ہماری کامرانی کا
اس نور الٰہی سے دو عالم میں اُجالا ہے
یہی سامان ہے ہم بیکسوں کی شادمانی کا
ہر ایک صورت علاج نفس امارہ کا نسخہ ہے
ہر آیت ازالہ ہے دلوں کی ناتوانی کا
ہر اک پارہ ہے سیمیں بلکہ زرّین نعمت باری
یہی اکسیر بنتا ہے حیات جاودانی کا
کلام حضرت حق اور زبان احمد مرسل
صحابہ نے مزا لوٹا ہے اس کی درفشانی کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ادب واحترام اسلامی معاشرے کی جان اور روح ہے، بغیر روح کے جسم بے جان ہے۔ادب کی محرک' محبت ہے۔محبت کی محرک' عظمت ہے۔عظمت کی محرک' حقیقت ہے۔جب حقیقت کا انکار کیا جائیگا عظمت کا ادراک ہو جائیگا، جب عظمت کا انکار کیا جائیگا، محبت کا احساس ختم ہو جائے گا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو حقیقتوں کی طرف متوجہ فرمایا اور ان کی عظمت کا احساس دلایا ہے۔فرمایا:

ومن یعظم شعائر اللّٰہ فانھا من تقوی القلوب (قرآن کریم، ۲۳/حج/۲۲)

اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دِلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

اللہ کی نشانیاں، اللہ کی نشانیاں ہیں، بندوں کو اس کا ادراک واحساس ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے خود اپنی نشانیوں کی تعظیم وتوقیر کا یوں درس دیا:۔

۱......حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

واتخذوا من مقام ابراھٖم مصلی ط (قرآن کریم، ۱۲۵/بقرہ/۲)

اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

اس پتھر کو بیت اللہ کے دروازے کے سامنے نصب کروایا کر یادگار بنا دیا گیا، یہ اس پتھر کی تعظیم وتکریم تھی۔

۲......حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا:

فاخلع نعلیک ج انک بالواد المقدس طوی ہ (قرآن کریم، ۱۲/طٰہٰ/۲۰)

تو تُو اپنے جوتے اُتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے۔

وہ وادی مقدس جو ربّ جلیل کی جلوہ گاہ تھی اُس کی یہ تعظیم وتکریم کرائی گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اُتارنے کا حکم دیا گیا۔

۳.....تابوت سکینہ' لکڑی کا وہ صندوق جو آسمان سے نازل ہوا تھا اور بڑا بابرکت تھا اس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔اس کا تعارف کراتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترک آل موسیٰ وآل ھٰرون تحملہ الملٰئکۃ ط ان فی ذٰلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین ٥ (قرآن کریم، ۲۴۸/بقرہ/۲)

جس میں تمہارے ربّ کی طرف سے دِلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ' معزز ہارون کے ترکے کی، اُٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے، بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ اکبر! جس صندوق میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی بابرکت چیزیں رکھی ہوئی تھیں اُس کو فرشتے اُٹھا رہے ہیں۔

میرے ایک دوست نے بتایا جس کو بیت اللہ کے اندر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے دیکھا کہ بیت اللہ کی چھت میں الگنیوں پر پرانے برتن لٹکے ہوئے ہیں۔

یقیناً یہ برتن حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہوں گے۔ اب نہ معلوم ہیں یا نہیں' کیوں کہ بیت اللہ کی تعمیر نو ہو چکی ہے۔ اس ساری تفصیل کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ کی نشانیوں کی قدر ومنزلت کی جانی چاہئے، اُن کی بے قدری ربّ جلیل کے حکم کی توہین وتحقیر ہے۔

بیت اللہ شریف' اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانی ہے، بیت اللہ سنگ وخشت کی عمارت کا نام نہیں بلکہ تحت الثریٰ سے وراء الوراء بیت اللہ ہی بیت اللہ ہے۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: من اکرم القبلۃ اکرم اللہ جس نے بیت اللہ کی تعظیم کی اللہ نے اس کی تکریم فرمائی۔ (دار قطنی عن الوضین بن عطاء مرسلاً بحوالہ علامہ علاء الدین المتقی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مطبوعہ بیروت، ج ۱۲ ص ۱۹۷)

اور فرمایا، النظر الی الکعبۃ عبادۃ بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (کنز العمال، ج ۱۲ ص ۱۹۷)

یہ بھی فرمایا، لا تزال ھذہ الامۃ بخیر ما عظموا ھذہ الحرمۃ حق تعظیمھا فاذا ضیعوا ذلک ھلکوا

یہ اُمت جب تک بیت اللہ کی پوری پوری تعظیم کرتی رہے گی ہمیشہ پھولتی پھلتی رہے گی اور جب اس کی تعظیم وتکریم چھوڑ دے گی ہلاک ہو جائے گی۔ (ابن ماجہ عن عباس ابن ابی ربیعہ بحوالہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۲۱۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا! بیت اللہ کی تعظیم کی کتنی تاکید کی گئی ہے۔ ہماری بھلائی اس میں ہے کہ ہم اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کریں۔

بیت اللہ اللہ کا گھر ہے۔ قرآن کریمؒ اللہ کی کتاب ہے، اللہ کا کلام ہے۔ بعض حضرات نے اس کو عام کتاب کی طرح سمجھ لیا ہے۔ ایسا نہیں ہے، یہ جیسی ہے ویسی ہی نازل ہوئی اور کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہے اور ایسی عربی میں جس پر عربی بولنے والا بھی قادر نہیں [۱] کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ بیشک قرآن کریم عربی میں نازل ہوا۔ یہ نہیں ہوا کہ مفہوم نازل ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عربی جامہ پہنا کر ہمیں عطا فرمایا۔ قرآن کریم خود شاہد ہے کہ یہ عربی میں نازل ہوا ہے۔ [۲]

فرمایا:

بلسان عربی مبین روشن عربی میں۔ (۱۹۵/ شعراء/ ۲۶)

فانما یسرنہ بلسانک تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان (عربی) میں یوہی آسان فرمایا۔ (۹۸/ دخان/ ۴۴)

قرآن حکیم کتاب ہی تھا اور کتابی صورت میں ہمارے سامنے آیا۔ قرآن کریم میں بار بار ذکر کیا گیا:

ذلک لکتٰب لا ریب فیه [۳] ...... کتٰب من عند اللّٰه [۴] ...... ان اللّٰه نزل الکتٰب بالحق [۵] ......

انزل علیک الکتٰب[۶]...... کتٰب اللّٰه [۷] ...... الکتٰب مبین [۸]...... الکتٰب منیر[۹]...... الکتٰب حکیم [۱۰]

اس کتاب کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری لی:۔

ان علینا جمعه وقرأنه [۱۱]

بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ میں ہے۔

---

[۱] (قرآن کریم، ۳۴/ طور/ ۵۲؛ ۲۳/ بقرہ/ ۲) [۲] قرآن کریم، ۱۹۵/ شعراء/ ۲۶؛ ۹۷/ مریم/ ۱۹؛ ۹۸/ دخان/ ۴۴؛ ۱۰۳/ نحل/ ۱۶؛ ۲/ یوسف/ ۱۲؛ ۱۱۳/ طٰہٰ/ ۲۰؛ ۲۸/ زمر/ ۳۹؛ ۳/ فصلت/ ۴۱؛ ۷/ شوریٰ/ ۴۲؛ ۳/ زخرف/ ۴۳) [۳] (قرآن کریم، ۲/ بقرہ/ ۲) ......

[۴] (قرآن کریم، ۸۸/ بقرہ/ ۲؛ ۲/ غافر/ ۴۰) ...... [۵] (قرآن کریم، ۱۷۶/ بقرہ/ ۲) ...... [۶] (قرآن کریم، ۷/ آل عمران/ ۳)

[۷] (قرآن کریم، ۲۳/ آل عمران/ ۳؛ ۲۴/ نساء/ ۴؛ ۷۵/ انفال/ ۸) ...... [۸] (قرآن کریم، ۲/ نمل/ ۲۷)

[۹] (قرآن کریم، ۱۸۴/ آل عمران/ ۳) ...... [۱۰] (قرآن کریم، ۲/ لقمان/ ۳۱) ...... [۱۱] (قرآن کریم، ۱۷/ قیامۃ/ ۷۵)

’قرآن‘ کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو پڑھی جائے اور کتاب کے معنی جو لکھی جائے۔ قرآن کریم میں بار بار قرآن کہا گیا ہے۔ ١

یہ قرآن اللہ نے نازل کیا۔ یہ اللہ نے نازل کیا، کسی انسان کا اس میں عمل دخل نہیں اس لئے تعظیم وتکریم کے لائق ہے۔ یہ عزت والا قرآن ہے، اللہ نے بھیجا، جبریل امین نے اتارا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکھوایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لکھا، علماء وصلحاء نے پھیلایا۔

☆ اللہ عزت والا ٢ (جل مجدہ)

☆ اللہ کا رسول عزت والا ٣ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

☆ صحابہ کرام عزت والے ٤ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

☆ علماء وصلحاء عزت والے ٥ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

پھر جس رات اُترا اس کی یہ شان ہے کہ ہزار مہینوں سے افضل ہو ٦ اور جو اترا اس کی یہ ہیبت کہ پہاڑ پر اترتا تو وہ ریزہ ریزہ ہوجاتا۔ ٧ قلبِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان یہ کہ اُس پر اترا ٨ پھر جو کچھ اترا اس کی شان یہ کہ اس میں ہر شے کا روشن بیان ہو ٩ کوئی چیز ڈھکی چھپی نہ ہو۔ تلاوت کی یہ شان کہ جب پڑھا جائے تو سننے والے خاموش رہیں ١٠ اور جب تلاوت شروع کی جائے تو شیطان سے پناہ مانگی جائے۔ ١١ کتاب مبین کی یہ شان کہ جن وانس جمع ہوجائیں تو ایک آیت بھی نہ لاسکیں۔ ١٢

جس کتاب کا یہ اہتمام اور یہ شان ہو، وہ عزت والی نہ ہوگی؟ یقیناً وہ عزت والی ہے جس کو قرآن عظیم ١٣ (عظمت والا قرآن) کہا گیا جس کو قرآن مجید ١٤ (عزت والا قرآن) کہا گیا۔ جس کو قرآن کریم ١٥ (عزت والا قرآن) کہا گیا۔

قرآن کریم بوسیدہ ہوجائے، پڑھنے کے قابل بھی نہ رہے پھر بھی اُس کی تعظیم وتکریم کا حکم ہے، اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے یا ایسی اونچی جگہ رکھا جائے جہاں اُس کی کسی قسم کی تحقیر نہ ہو۔ ١٦

---

١ (قرآن کریم، ١٨٥/بقرہ/٢: ٩/١١انعام/٦) ...... ٢ (قرآن کریم، ١٣٩/نسآء/٤: ٢٥/یونس/١٠: ١٠/فاطر/٣٥)
٣ (قرآن کریم، ٨/منافقون/٦٣) ...... ٤ (قرآن کریم، ٨/منافقون/٦٣) ...... ٥ (قرآن کریم، ٨/منافقون/٦٣)
٦ (قرآن کریم، ٣/قدر/٩٧) ...... ٧ (قرآن کریم، ٢١/حشر/٥٩) ...... ٨ (قرآن کریم، ١٩٤/شعراء/٢٦)
٩ (قرآن کریم، ٨٩/نحل/١٦) ...... ١٠ (قرآن کریم، ٢٠٤/اعراف/٧) ...... ١١ (قرآن کریم، ٩٨/نحل/١٦)
١٢ (قرآن کریم، ٨٨/اسراء/١٧) ...... ١٣ (قرآن کریم، ٨٧/حجر/١٥) ...... ١٤ (قرآن کریم، ١/ق/٥٠)
١٥ (قرآن کریم، ٧٧/واقعہ/٥٦) ...... ١٦ (ردالمحتار، ج ٥ ص ٢٧٣، مطبوعہ استانبول، ١٣٢٧ھ)

قرآن کریم کی حقیقت تو ان احادیث شریفہ سے آشکار ہوتی ہے:۔

☆ قرآن کی ساری کتابوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ساری مخلوق پر اللہ کی فضیلت کیونکہ قرآن اسی سے نکلا ہے اور اسی کی طرف لوٹے گا۔ [۱]

☆ بیشک تم اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیزوں میں جو اس سے نکلی ہیں قرآن کے سوا کسی شئے سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کرسکتے۔ [۲]

قرآن کریم کی حق جل مجدہٗ سے اسی نسبت نے قرآن حکیم کو اتنا محترم و معظم بنایا کہ یہ حکم دیا گیا:۔

لا یمسہ الا المطھرون [۳]

اس کو ہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہوتے ہیں۔

اور فرمایا:۔

رسول من اللہ یتلوا صحفا مطھرۃ [۴]

وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے۔

اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا، قرآن کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تک تم پاک نہ ہو۔ [۵]

اسی لئے بعض اسلاف کرام اُس گھر میں بغیر وضو داخل نہ ہوتے جس میں قرآن کریم رکھا ہوتا۔ [۶]

اسلام میں تو کاغذ و قلم اور عام کتابوں کی قدر و منزلت ہے [۷] پھر قرآن کریم کی قدر و منزلت کیوں نہ ہوگی؟ اس لکھے ہوئے قرآن کریم کی شان تو یہ ہے:۔

☆ بغیر دیکھے قرآن پڑھنے کا ہزار گنا ثواب ہے اور دیکھ کر پڑھنے کا اس سے ہزار گنا اور زیادہ۔ [۸]

☆ قرآن سے برکت حاصل کرو کہ وہ اللہ کا کلام ہے۔ [۹]

---

۱ (ابن النجار عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مردویہ عن علی بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۲۷)

۲ (المستدرک للحاکم عن جبیر بن نفیر بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۲۷) ...... ۳ (قرآن کریم، ۷۹/۲۷/واقعہ/۵۶)

۴ (قرآن کریم، ۲/ بینہ/۹۸) ...... ۵ (طبرانی فی الکبیر / دار قطنی / المستدرک للحاکم بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۶۱۵)

۶ (المتحف فی احکام المصحف بحوالہ التذکار للقرطبی، ص ۸۰) ...... ۷ (تذکرۃ السامع المتکلم، مطبوعہ بیروت، ص ۱۷۲، ۱۷۱)

۸ (طبرانی و شعب الایمان عن اوس بن اوس الثقفی بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۱۶) ۹ (طبرانی عن الحکم بن عمیر، بحوالہ کنز العمال، ج ۱ ص ۵۱۹)

قرآن ہر چیز سے افضل ہے سوائے اللہ کے اور قرآن کی فضیلت ساری کتابوں میں ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اُس کی مخلوق پر۔ جس نے قرآن کی تعظیم کی اُس نے اللہ کی تعظیم کی جس نے قرآن کی تعظیم نہ کی اس نے اللہ کے حق اور عزت کو پامال کیا۔ قرآن اللہ کی نظر میں ایسا معزز ہے جیسے بیٹا' باپ کی نظر میں۔ جس نے قرآن کو پیشوا بنایا تو یہ قرآن اسے جنت میں لے جائے گا جس نے قرآن کو پیٹھ پیچھے رکھا تو یہ اسے جہنم کی طرف ہنکائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا، اے اللہ کی کتاب اُٹھانے والو! اللہ کی بات مان لو اور اللہ کی کتاب کی تعظیم کرو، تم سے اس کی محبت زیادہ ہوگی اور وہ تم کو اپنی مخلوق کے دلوں میں محبوب بنا دیگا۔ ١

☆ جو قرآن کریم کو ہمیشہ دیکھتا رہے گا جب تک دنیا میں رہے گا اس کی نظر محفوظ رہے گی۔ ٢

☆ اپنے منہ کو پاک صاف رکھو کہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ ٣

۷۵ سال پہلے جب فقیر نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو مسلمانوں کو قرآن کریم کا حد درجہ احترام کرتے دیکھا۔ قرآن کریم کپڑے کی چولی میں سیا جاتا، نہایت نفیس جزدانوں یا غلافوں میں رکھا جاتا، رحلوں یا تپائیوں پر رکھ کر پڑھا جاتا، کسی کو نہ دیکھا کہ وہ قرآن کریم زمین پر رکھ کر پڑھ رہا ہو یا کسی ایسی صورت میں جس سے قرآن کریم کی تذلیل و تحقیر ہوتی ہو۔

خلفاء کرام نے اس کی تعظیم کی، صحابہ کرام نے اس کی تعظیم کی، صلحائے اُمت نے اس کی تعظیم کی۔

☆ خلیفۃ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، عظموا القرآن ۴

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم ہاتھ میں لیتے تو اُس کو بوسہ دیتے اور چہرے پر ملتے۔ ۵

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کو بوسہ دیتے اور فرماتے، میرے ربّ کا عہد' میرے ربّ کا منشور۔ ٦

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ قرآن کو اپنے چہرے پر ملتے اور فرماتے، یہ میرے ربّ کی کتاب ہے' یہ میرے ربّ کی کتاب ہے۔ ۷

یہ قرآن کریم کی تعظیم و تکریم ہی تھی کہ دوسری جنگِ عظیم میں صلح نامہ ورسائی میں مصحف عثمانی کے اُس قدیم نسخہ کے بارے میں یہ عہد لیا گیا جو پہلی جنگ عظیم میں تُرک افسر مدینہ منورہ سے استانبول لے گئے تھے پھر پہلی جنگ عظیم میں استانبول سے جرمنی لے جایا گیا کہ وہ معاہدہ کے نفاذ میں آنے کے چھ ماہ کے اندر اندر شاہ حجاز کو واپس دیا جائے گا۔ ۸

دل کی باتیں عقل کی سمجھ میں نہیں آتیں، اسی لئے قرآن کریم میں دماغ کا ذکر نہیں' دل کا ذکر ہے۔ دل سے پوچھا جائے گا، آنکھ سے پوچھا جائے گا، کان سے پوچھا جائے گا۔ ۹

---

١ (کنزالعمال، ج ١ ص ۵۲۷) ...... ٢ (عن ابن عباس بحوالہ کنزالعمال، ج ١ ص ۵۳٦) ...... ٣ (کنزالعمال، ج ١ ص ٦١١)

۴ (تفسیر قرطبی، مطبوعہ بیروت، ج ١ ص ٢٩) ...... ۵ (درمختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ٣٣٨)

٦ (درمختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ٣٣٨) ...... ۷ (فتاویٰ کبدی لابن تمیہ، مطبوعہ بیروت، ج ١ ص ١٦٨)

۸ (ٹریٹی آف ورسائی، پارٹ ٣، سیکشن ٢، آرٹیکل ٢۴٦) ...... ٩ (قرآن کریم، ٣٦/١٧/اسراء ١٧)

قرآن کریم کی تکریم وتعظیم کے احکام آپ نے سنے، اب قرآن کریم کی توہین اور تحقیر کی ممانعت کے احکام بھی سماعت فرمائیں:۔

☆ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی کتاب کو اپنے مقام پر رکھو (یعنی اُس کی تعظیم وتوقیر کرو، کسی ایسی جگہ نہ رکھو جہاں اس کی اہانت ہوتی ہو۔) [1]

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، قرآن کریم کو اس جگہ نہ رکھو جہاں وہ روندن یا لانگن میں آئے۔ [2]

☆ قرآن شریف زمین پر رکھنا، قرآن شریف کی طرف پیر کرنا یا بطور تکیہ استعمال کرنا یا پیروں پر رکھ کر پڑھنا یا جوتوں کی ریک میں رکھنا اگر توہین کے ارادے سے ہے تو کفر ہے ورنہ سخت گناہ ہے کیونکہ یہ عمل قرآن کریم کی تعظیم کے خلاف ہے۔ [3]

مملکت سعودیہ کے مفتی شیخ محمد صالح العثیمین کا یہ فتویٰ قابل توجہ ہے:۔

(ترجمہ) یقیناً کتاب اللہ عزّ وجل کی تعظیم کمال ایمان سے ہے اور ربّ تبارک وتعالیٰ کی کامل تعظیم ہے۔ قرآن شریف کی طرف یا اُس صندوق کی طرف جس میں قرآن شریف رکھے ہوئے ہیں، پیر پھیلانا یا ایسی کرسی اور میز پر بیٹھنا جس کے نیچے قرآن شریف ہوں اس میں کلام اللہ عزّ وجل کی تعظیم نہیں ہے اس لئے علماء کرام نے قرآن شریف کی طرف پھیر پھیلانا مکروہ فرمایا مگر یہ کراہت اس وقت ہے جب یہ عمل توہین کی نیت سے نہ ہوا گر توہین کی نیت سے ہو تو کفر ہے کیونکہ قرآن کریم کلام اللہ ہے۔

پھر فرمایا، اگر تم کسی کو دیکھو کہ اس نے قرآن شریف کی طرف پیر پھیلائے ہیں خواہ قرآن شریف میز پر ہو یا زمین پر یا کسی کو دیکھو کہ ایسی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جس کے نیچے قرآن شریف ہے تو (فوراً) قرآن شریف کو اس کے پیروں کی طرف سے اور کرسی کے نیچے سے اُٹھاؤ اور اس سے کہہ دوٴ اپنے پیر قرآن شریف کی طرف نہ پھیلاؤ، کلام اللہ عزّ وجل کا احترام کرو۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ یہ طریقہ قرآن کریم کی تعظیم وتوقیر کے خلاف ہے (اس کی مثال یوں سمجھئے کہ) اگر آپ کے سامنے کوئی شخص بیٹھا ہو تو آپ اس کی تعظیم کی خاطر اُس کی طرف پیر نہیں پھیلائینگے جب کہ قرآن شریف کی تعظیم تو اس سے بڑھ کر ہے۔ (محررہ ۲/ شوال المکرّم ۱۴۱۱ھ)

---

[1] (التذکار القرطبی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۲۰/ کتاب المصاحف، ص ۲۱۷) [2] (الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی، ج ۲ ص ۴۲۳ مطبوعہ بیروت)

[3] (تفسیر قرطبی، ج ا ص ۲۹، مطبوعہ بیروت/ فتاویٰ ہندیہ، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۳۲۲/ امام زرکشی: البرہان فی علوم القرآن، مطبوعہ بیروت، ج ا ص ۱۷۱/ آداب الشریعہ لابن مفلح، مطبوعہ بیروت، ج ۲ ص ۲۹۷/ فتاویٰ ابن حجر ہیتمی، مطبوعہ دمشق، ص ۳۱۷)

مختصر یہ کہ قرآن حکیم کی تکریم و تعظیم آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ شریفہ اور صلحائے اُمت کے عمل سے عیاں ہے، اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ ہم کو وہی طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے جس سے اللہ اور اس کا رسول علیہ التحیۃ والتسلیم خوش ہوں۔

مولیٰ تبارک ہم کو قرآن عظیم کی اہانت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم (آمین اللھم آمین)

اس مقالے کی تدوین میں علامہ مفتی محمد جان مجددی نعیمی (مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، کراچی)، علامہ محمد رضوان احمد خان صاحب (استاد دارالعلوم نضرۃ العلوم، کراچی) اور آغا سہیل مجددی نے تعاون فرمایا، فقیر تہ دل سے ممنون ہے۔

۱۰ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ

۱۳ نومبر ۲۰۰۵ء

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(کراچی اسلامی جمہوریہ، پاکستان)